مَن یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُفَقِّھہُ فِی الدِّین

فتاویٰ مسعودی

از

فقیہ الہند حضرت محمد مسعود شاہ محدث دہلوی

مرتب

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

محشی

حضرت مولانا حافظ محمد اشرف مجددی

ناشر

سرہند پبلی کیشنز کراچی

مصنف ——— شاہ محمد مسعود محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: تدوین ——— پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

نظرِ ثانی ——— مولانا عبدالحکیم شرف قادری و مولانا محمد منشا تابش چشتی قصوری

ترجمہ و حواشی ——— مولانا محمد اشرف مجددی سیالکوٹی

کتابت ——— مولانا شاہ محمد چشتی، محلہ محمود پورہ قصور

پروف ریڈنگ ——— حافظ محمد کرم مجددی سیالکوٹی

ناشر ——— سرہند پبلی کیشنز۔ کراچی

مطبع ——— مطبوعہ فضلی سنز لمیٹڈ۔ اردو بازار کراچی

اشاعت ——— اول

سالِ طباعت ——— ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء

تعداد ——— گیارہ سو (۱۱۰۰)

قیمت ——— 200/- روپے

ملنے کے پتے

۱۔ سرہند پبلی کیشنز، نمبر ۸۸، بلاک نمبر ۸-۷، دہلی مرکنٹائل ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی نمبر ۸۰۶

فون نمبر ۴۳۶۷۸۶ اور ۲۳۸۶۱۱

۲۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ، لاہور

۳۔ انٹرنیشنل پبلی کیشنز ۲۲۶۲ ۱۹/سی، جھورا لال لین، حیدرآباد سندھ، فون نمبر ۲۶۰۶۱

۴۔ مکتبہ نعمانیہ، اقبال روڈ، سیالکوٹ

۵۔ ضیاء الدین پبلی کیشنز، جی۔ کے ۴/۲۹ نزد خالق دینا اسکول کھارادر کراچی نمبر ۲

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض شعر کی تعریف بھی کی ہے :-

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم اصدق کلمۃ قالھا الشاعر کلمۃ لبید "الا کل شیئ ما خلا اللہ باطل" متفق علیہ [1]

اور بعض اشعار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی پڑھے ہیں چنانچہ یوم خندق میں یہ اشعار پڑھے :-

واللہ لولا اللہ ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا
فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا
ان الاولی قد بغوا علینا اذا ارادوا فتنۃ ابینا

متفق علیہ [2]

اور حضرت حسان شاعر کی جس نے کفار کی ہجو کری تھی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ جبرئیل تائید میں حسان کے تھا :-

عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان ان روح القدس لایزال یؤیدک ما نافحت عن اللہ و رسولہ رواہ مسلم [3]

اور بہت سی احادیث اس قسم کے اشعار کی صفت میں آئی ہیں، بسبب طوالت درج نہیں ہوتیں۔
واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ واجابہ خاکِ رہ محمد مسعود نقشبندی دہلوی
۸ شعبان المبارک ۱۳۰۱ھ ہجری

سوال ۱۴۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ یارسول اللہ وقت سونے

---

[1] مشکاۃ، کتاب الآداب، باب البیان والشعر، حدیث ۴، فصل ۱۔
[2] ایضاً ، ، ، ، حدیث ۱۰ ، ، ۔
[3] ایضاً ، ، ، ، حدیث ۹ ، ، ۔

اور بیٹھنے یا ورد وظائف یا اور کسی طرح سے کہنا جائز ہے یا نہیں اور کہنے والا مثیب یا مسیئ ہوگا۔ اس کو جواب مدلل کتاب شرعی سے مع نشان صفحہ اور سطر اور مطبع اور مع قواعد نحویہ کے تحریر فرما دیں اور جو لوگ اس کلمہ کو بہ نیت حاضر و ناظر جان کر کہتے ہیں، ان لوگوں پر کیا حکم ہے اور جو اس نیت سے نہیں کہتے ان لوگوں پر کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

واضح ہو کہ 'یا رسول اللہ' کہنا وقت سونے اور نشست اور ہر کار وغیرہ کے وقت ممنوع ہے اور بہ نیت حاضر و ناظر کہنا موجب شرک کا ہے کہ یہ ہر دو صفت بالذات خاص واسطے خدا کے ہیں، چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے :-

نحن اقرب الیہ من حبل الورید [۱]

یہ صفت حضوری کی بندے میں نہیں ہے اور اللہ تعالے کی صفات میں دوسرے کو شریک کرنا شرک ہے کما قال اللہ تعالیٰ :-

لیس کمثلہ شیئ وھو السمیع البصیر [۲]

اور اسی آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صفت سننے اور دیکھنے کی بالذات خاص خدا کو ہے زیرا کہ حصر کے ساتھ بیان فرماتا ہے اعنی وھو مقدم ہے السمیع اور بصیر سے :-

علیٰ سبیل الحصر بالذات انما سمع الغیر
و بصرہ باعتبار ظھورھما فیہ انتہیٰ ما فی تبصیر الرحمٰن [۳]

کصفتہ صفت [۴]

ولیکن 'یا رسول اللہ' کہنا درود و وظائف میں جائز اور درست ہے چنانچہ التحیات میں 'ایہا النبی' واقع ہوا ہے اور اسی حدیث میں :-

---

[۱] سورۃ ق، آیت ۱۶۔

[۲] سورۃ الشوریٰ، آیت ۱۱۔

[۳] تفسیر تبصیر الرحمٰن، سورۃ الشوریٰ، زیر آیت ۱۱، ج ۲، ص ۱۴۴۔

[۴] بیضاوی، سورۃ الشوریٰ، زیر آیت ۱۱، ص ۶۶۳۔

عن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبور بالمدینۃ فاقبل علیہم بوجہہ فقال السلام علیکم یا اهل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر رواہ الترمذی [۱]

اس حدیث میں خطاب سائغ یاؔ اور کُم اور انتم کے واقع ہوا ہے اور لفظ یاؔ کا واسطے خطاب قریب اور بعید دونوں کے آتا ہے چنانچہ علم نحو میں درج ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حیات ہیں جیسا کہ کلام الٰہی سے ثابت ہے :-

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون الآیۃ [۲]

پس شہداء زندہ ہیں کما نطق علیہ القرآن اور نبیوں کا درجہ اور صدیقوں کا فوق ہے شہداء پر :-

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا [۳]

پس ان ہر دو آیت سے ثابت ہوا کہ انبیاء حیات ہیں خصوصاً حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ادراک تام حاصل ہے اور یہ تعلق روح سے ہوتا ہے اور بعد ممات کے ادراک میں روح کو قرب اور بُعد برابر ہے، حدیث شریف میں ہے :-

صلوا علی فان صلوٰتکم تبلغنی حیث کنتم رواہ النسائی [۴]

خاص اس وقت کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں کہ جو شخص درود میرے پر بھیجتا ہے اور سلام بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچتا ہے اور میں اس کو جواب سلام کا دیتا ہوں :-

---

[۱] مشکاۃ، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، حدیث ۴، فصل ۲ -

[۲] سورۃ آل عمران، آیت ۱۶۹ -

[۳] سورۃ النساء، آیت ۶۹ -

[۴] مشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی، حدیث ۸، فصل ۲ -

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملئکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواہ النسائی والدارمی [1]

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام رواہ ابوداؤد ومشکوٰۃ [2]

اور مراد ردّ روح سے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کہ مستغرق مشاہدہ رب العزت میں ہے، اس حالت سے افاقہ ہونا اور جواب سلام کا دینا اور یہ مراد نہیں ہے کہ روح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد مفارقت بدن کے پھر آتی ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حیات ہیں کما ثبت من قبل انفا وعلیہ الاجماع۔

پس درست ہوا "یارسول اللہ" کا کہنا ھذا مختصر مافی رسالۃ السماع اگر زیادہ تفصیل درکار ہو، رسالہ "سماع موتی" میں دیکھنا چاہیئے [3] - واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ واجابہ خاکِ رہ محمد مسعود نقشبندی دہلوی

المرقوم ۱ جمادی الاولیٰ سنۃ ثلث وثلثمائۃ بعد الالف

سوال ۱۵۰

بخدمت عالمان دین محمدی مظہر باد کہ ختم قرآن بر نان ایستادہ جائز است یا نشستہ؟ ہر طوریکہ در شرع محمدی بموجب مسئلہ فقہ واحادیث ونص، ختم گفتن جائز باشد بہ مواہیر خود تحریر فرمایند کہ عمل کردہ آید۔

الجواب

اصل ختم مروج فی زماننا از شارع یافتہ نمی شود الا بعد فراغت طعام دعا کردن بحق صاحب طعام یا خواندن ایں کلمات :۔

---

[1] مشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی، حدیث ۶، فصل ۲۔

[2] ایضاً، ، ، ، حدیث ۷، فصل ۲۔

[3] "رسالہ سماعِ موتیٰ" فتاویٰ ہذا کے ص تا پر ملاحظہ فرمائیں۔